قرآن میں تشبیہ اور اس کی اقسام

حافظ محمد زبیر

عربی زبان سے متعلق علوم کی پانچ بڑی اقسام ہیں: (۱) علم لغت (۲) ادب عربی (۳) صرف (۴) نحو (۵) بلاغت۔

علمِ بلاغت کو علماء نے تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے: (۱) علمِ بیان (۲) علمِ معانی (۳) علمِ بدیع۔

علمِ بیان کی اہم ابحاث میں سے ایک بحث تشبیہ کی بھی ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا تو یہ ہے کہ علمِ بلاغت کی جمیع انواع میں سے اہم ترنوع تشبیہ ہے۔ عربی زبان وادب کے ستون امام مبرد نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں کہا ہے کہ اگر یہ بات کہی جائے کہ اہل عرب کا اکثر کلام تشبیہ ہے تو یہ بات درست ہوگی۔ بعض اہل علم نے قرآن کی تشبیہات پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں' جیسا کہ امام سیوطی نے اپنی کتاب ''الاتقان'' میں تذکرہ کیا ہے۔ قرآن میں تشبیہ کے موضوع پر علامہ ابن ناقیا بغدادی کی کتاب ''الجمان'' کے نام سے ہے اور یہ کتاب کویت کی وزارتِ اوقاف کی طرف سے شائع ہو چکی ہے' لیکن اس کتاب کا اسلوبِ تحریر قدیم ہے اور قرآن کی تشبیہات کی اقسام کے تحت تشبیہات کو نہیں بیان کیا گیا بلکہ زیادہ زور قرآنی تشبیہات کی بلاغت کو نمایاں کرنے پر ہے۔ قرآن میں تشبیہ اور اس کی اقسام کا مطالعہ کرنے سے پہلے یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ تشبیہ اور اس کی اقسام کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ علماءِ بلاغت نے تشبیہ کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

"التشبيه بيان أن شيئا أو أشياء شاركت غيرها فى صفة أو أكثر بأداة هى الكاف أو نحوها ملفوظة أو ملحوظة" (البلاغة الواضحة : ص ۲۸)

''کسی ایک یا ایک سے زائد اشیاء کا کسی دوسری شے کے ساتھ کسی ایک یا ایک سے زائد صفات میں شریک ہونا تشبیہ کہلاتا ہے اور اس مشارکت کا بیان کسی اداۃ تشبیہ مثلاً حرف کاف وغیرہ سے ہوتا ہے' چاہے وہ اداۃ لفظوں میں موجود ہو یا معنی میں ملحوظ ہو۔''

آسان الفاظ میں کسی ایک شے کا کسی دوسری شے کے ساتھ اداۃ تشبیہ کے ذریعے کسی صفت میں مشترک ہونا تشبیہ کہلاتا ہے' مثلاً:

"زيد كالأسد فى الشجاعة" ''زید شیر کی مانند ہے بہادری میں۔''

یہاں ''زید'' ایک شے ہے اور ''شیر'' ایک دوسری شے اور زید کو شیر کے ساتھ صفتِ ''شجاعت'' میں مشترک قرار دیا جا رہا ہے اور اس اشتراک کا ذریعہ حرفِ جار ''کاف'' ہے' لہٰذا یہ ایک تشبیہ ہے۔

ارکانِ تشبیہ

تشبیہ کے چار ارکان ہیں:

۱) مشبّہ یعنی جس کو تشبیہ دی جا رہی ہو۔ مذکورہ بالا مثال میں مشبہ ''زید'' ہے۔

۲) مشبّہ بہ یعنی جس کے ساتھ تشبیہ دی جا رہی ہو۔ مذکورہ بالا مثال میں مشبہ بہ ''شیر'' ہے۔ مشبّہ اور مشبّہ بہ کو ''طرفین تشبیہ'' بھی کہتے ہیں۔

۳) اداۃ تشبیہ یعنی جس شے کے ذریعے تشبیہ دی جا رہی ہو۔ مذکورہ بالا مثال میں یہ حرفِ جار ''کاف'' ہے۔ اداۃ تشبیہ اسم بھی ہو سکتا ہے' جیسا کہ 'مثل' وغیرہ اور حرف بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ 'کاف' وغیرہ۔ بعض اوقات فعل بھی اداۃ تشبیہ کے معنی میں استعمال ہو جاتا ہے' جیسا کہ حَسِبَ یَحْسَبُ وغیرہ۔

۴) وجہ شبہ یعنی وہ صفت جس کی وجہ سے ایک شے کو دوسری شے کے مشابہ قرار دیا جا رہا ہے۔ مذکورہ بالا مثال میں یہ ''شجاعت'' ہے۔

تشبیہ کی اقسام

مختلف اعتبارات سے تشبیہ کی کئی ایک اقسام بیان کی گئی ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا خلاصہ نقل کر رہے ہیں:

اداۃِ تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی اقسام

اداۃِ تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱) تشبیہ مرسل: تشبیہ مرسل اسے کہتے ہیں جس میں اداۃ تشبیہ مذکور ہو۔ مثلاً:

"زید کالأسد فی الشجاعة" ''زید شیر کی مانند ہے بہادری میں۔''

مرسل باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ''چھوڑا گیا'' بنے گا۔ پس وہ تشبیہ کہ جس میں اداۃ تشبیہ کو چھوڑ دیا گیا یعنی حذف نہ کیا گیا ہو تشبیہ مرسل کہلائے گی' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ﴾ (الاعراف:۱۷۶)

''اور اس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کی' پس اس کی مثال کتے کی سی ہے۔ آپ اس پر بوجھ لاد یں (یعنی اسے ڈانٹ پلائیں) تو ہانپتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیں (یعنی ڈانٹ نہ پلائیں) تو پھر بھی ہانپتا ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں مشبّہ ''خواہش نفس کا پیروکار'' ہے۔ مشبہ بہ ''کتا'' ہے۔ حرفِ تشبیہ ''کاف'' ہے اور وجہ شبہ دونوں کی رذالت اور کمینگی ہے۔

۲) تشبیہ مؤکّد: وہ تشبیہ ہے جس میں اداۃ تشبیہ محذوف ہو' یعنی لفظوں میں موجود نہ ہو' مثلاً:

"زید أسد فی الشجاعة" ''زید شیر ہے بہادری میں۔''

تشبیہ کی یہ قسم پہلی کی نسبت زیادہ بلیغ ہے' کیونکہ پہلی قسم میں زید کو شیر جیسا کہا گیا ہے جبکہ دوسری میں زید کو شیر کہا گیا ہے' یعنی زید کی شجاعت اس قدر زیادہ ہے کہ اداۃ تشبیہ کو بھی محذوف کرتے ہوئے زید کو براہ

راست شیر ہی قرار دے دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾ (النمل : ۸۸)

''اور آپ دیکھتے ہیں پہاڑوں کو تو آپ ان کو زمین میں مضبوطی سے گڑا ہوا خیال کرتے ہیں حالانکہ یہ (قیامت کے دن ایسے) چلیں گے (جیسا کہ) بادلوں کا چلنا ہے۔''

اس آیت میں پہاڑوں کے چلنے کو بادلوں کے چلنے سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ پس ''پہاڑوں کا چلنا'' مشبہ ہے اور ''بادلوں کا چلنا'' مشبہ بہ ہے۔ اداۃ تشبیہہ یعنی حرف ''کاف'' محذوف ہے اور وجہ شبہ دونوں کا ''وزن میں ہلکا ہونا'' ہے۔

وجہ شبہ کے اعتبار سے تشبیہہ کی اقسام

وجہ شبہ کے اعتبار سے بھی تشبیہہ کی دو اقسام ہیں:

۱) تشبیہہ مجمل: وہ تشبیہہ ہے جس میں وجہ شبہ مذکور نہ ہو' مثلاً:

"زيد كالأسد" ''زید شیر کی مانند ہے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۞﴾ (الحاقة)

''گویا کہ وہ (یعنی قوم عاد) گری ہوئی کھجور کے تنے ہوں۔''

اس آیت مبارکہ میں مشبہ ''قوم عاد کے افراد'' ہیں اور مشبہ بہ ''کھجور کے تنے'' ہیں اور وجہ شبہ ان دونوں کا لمبا اور طویل ہونا ہے جو کہ یہاں محذوف ہے۔ حرف تشبیہہ ''کانّ'' ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۞﴾ (الرحمٰن)

''گویا کہ وہ (یعنی حوریں) یاقوت اور مرجان ہوں۔''

اس آیت مبارکہ میں مشبہ ''جنتی حوریں'' ہیں اور مشبہ بہ ''یاقوت اور مرجان'' موتی ہیں۔ وجہ شبہ ان کی ملائمت اور خوبصورتی ہے جو محذوف ہے۔ حرف تشبیہہ ''کأنّ'' ہے۔ یہ واضح رہے کہ ''کأنّ'' اس وقت تشبیہہ کا فائدہ دیتا ہے جبکہ اس کی خبر اسمِ جامد ہو' جیسا کہ مذکورہ بالا آیات مبارکہ میں ہے' لیکن اگر اس کی خبر اسمِ مشتق ہو تو اس صورت میں یہ شک کا معنی دیتا ہے۔

۲) تشبیہہ مفصل: وہ تشبیہہ ہے جس میں وجہ شبہ مذکور ہو' مثلاً:

"زيد كالأسد في الشجاعة" ''زید شیر کی مانند ہے بہادری میں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ﴾ (الكهف : ۲۹)

''اور جب اہل جہنم پانی طلب کریں گے تو ان کو پانی دیا جائے گا ایسا پانی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا اور چہروں کو جھلسا کر رکھ دے گا۔''

اس آیت مبارکہ میں مشبہ ''پانی'' ہے اور مشبہ بہ ''پگھلا ہوا تانبا'' ہے۔ اداۃ تشبیہ حرف ''کاف'' ہے اور وجہ شبہ پانی کا اتنا گرم ہونا ہے کہ وہ چہروں کو جھلسا دے۔

وجہ شبہ کے اعتبار سے تشبیہ کی ایک اور تقسیم بھی بیان کی گئی ہے:

تشبیہ تمثیل اور تشبیہ غیر تمثیل۔

۱) تشبیہ تمثیل: اس تشبیہ کو کہتے ہیں جس میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے لی گئی ہو۔ اس کی مثالیں قرآن میں بہت زیادہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ﴾ (البقرۃ : ٢٦١)

''ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہیں اُس دانے کی مانند ہے جس نے سات بالیاں اُگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہیں۔''

اس آیت مبارکہ میں مشبہ ''اللہ کے رستے میں خرچ کیا گیا مال'' ہے۔ مشبہ بہ ''دانہ'' ہے۔ اداۃ تشبیہ حرف ''کاف'' ہے اور وجہ شبہ دانے کا سات بالیاں اگانا اور ہر بالی کا ایک صد دانے اگانا ہے۔

۲) تشبیہ غیر تمثیل: وہ تشبیہ ہے جس میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے نہ لی گئی ہو' مثلاً:

﴿اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝۳۲﴾ (المرسلات)

''بے شک جہنم کی آگ پھینکے گی چنگاریاں محل کی مانند۔''

اس آیت میں مشبہ ''جہنم کی آگ کی چنگاری'' ہے۔ مشبہ بہ ''محل'' ہے۔ حرف تشبیہ ''کاف'' ہے اور وجہ شبہ دونوں کا بڑا ہونا ہے۔

وجہ شبہ اور اداۃ تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی اقسام

تشبیہ بلیغ: یہ وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں محذوف ہوں' مثلاً:

"زید أسد" ''زید شیر ہے۔''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰﴾ (النبأ)

''اور ہم نے رات کو لباس بنایا۔''

اس آیت مبارکہ میں مشبہ ''رات'' ہے اور مشبہ بہ ''لباس'' ہے' جبکہ اداۃ تشبیہ حرف کاف محذوف ہے۔ اسی طرح وجہ شبہ بھی محذوف ہے جو کہ ''چھپانا'' ہے اور یہ وجہ لباس اور رات دونوں میں پائی جاتی ہے۔ تشبیہ کی اس قسم میں بلاغت زیادہ ہوتی ہے' لہٰذا اسے ''تشبیہ بلیغ'' کہتے ہیں۔

مشبّہ اور مشبّہ بہ کے اعتبار سے تشبیہ کی اقسام

تشبیہ عکس: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ کو مشبہ بہ اور مشبہ بہ کو مشبہ بنا دیا جائے۔ قرآن مجید میں کفار کا قول نقل

کیا گیا ہے:

﴿اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا﴾ (البقرة:۲۷۵)

''سوا اس کے نہیں بیع بھی تو سود کی مانند ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں دراصل مشبہ ''سود'' تھا اور مشبہ بہ ''بیع'' تھی' کیونکہ بات سود کی چل رہی ہے نہ کہ بیع کی' اور تقدیر عبارت ''انما الربو مثل البیع'' تھی۔ لہٰذا سود کو بیع کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اسے جائز قرار دینا کفار کا مقصود تھا' لیکن کفار نے اس ترتیب کو الٹ کر دیا اور مشبہ یعنی ''سود'' کو مشبہ بہ بنا دیا اور مشبہ بہ یعنی ''بیع'' کو مشبہ بنا دیا۔ پس بظاہر بیع کو سود سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کو تشبیہ عکس کہتے ہیں۔ تشبیہ عکس سے مقصود کلام میں مبالغہ ہوتا ہے۔ امام سیوطی نے ﴿اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ﴾(النمل:۱۷) اور ﴿وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ﴾(آل عمران:۳۶) کو بھی اسی قسم میں شمار کیا ہے۔ پہلی مثال میں خالق کو مشبہ بنایا گیا ہے حالانکہ یہ مشبہ بہ ہے اور غیر خالق کو مشبہ بہ بنایا گیا ہے حالانکہ یہ مشبہ ہے۔ اگر خالق کو مشبہ اور غیر خالق کو مشبہ بہ مان لیں تو اعلیٰ کی ادنیٰ سے تشبیہ لازم آتی ہے جو درست نہیں ہے۔ اس تشبیہ کو 'تشبیہ مقلوب' بھی کہتے ہیں۔

تشبیہ کی کچھ مزید اقسام

اس عنوان کے تحت ہم تشبیہ کی ان اقسام کو بیان کریں گے جو علم بیان میں تو معروف ہیں لیکن قرآن میں ہمیں ان کی کوئی مثال نہ مل سکی۔ طرفین تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی دو اور اقسام بھی بیان کی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱) تشبیہ ملفوف: وہ تشبیہ ہے جس میں دو یا دو سے زائد مشبہ ایک ساتھ لائے جاتے ہیں اور پھر اسی طور پر دو یا دو سے زائد مشبہ بہ لائے جاتے ہیں' مثلاً:

"زید و حامد کالشمس و القمر" ''زید اور حامد سورج اور چاند کی مانند ہیں۔''

اس مثال میں زید کو سورج اور حامد کو چاند سے تشبیہ دی گئی ہے۔ زید اور حامد دو مشبہ ہیں اور سورج اور چاند دو مشبہ بہ ہیں۔ پہلے دو مشبہ کو لایا گیا اور پھر دو مشبہ بہ کو بیان کیا گیا ہے۔

۲) تشبیہ مفروق: وہ تشبیہ ہے کہ جس میں پہلے ایک مشبہ اور مشبہ بہ لایا جائے اور پھر اسی طور پر ایک دوسرا مشبہ اور مشبہ بہ لایا جائے' مثلاً:

"زید کالشمس و حامد کالقمر"

''زید سورج کی مانند ہے اور حامد چاند کی مانند۔''

اس مثال میں زید مشبہ ہے اور اس کے بعد مشبہ بہ سورج ہے۔ اسی طرح حامد مشبہ ہے اور اس کے بعد مشبہ بہ چاند ہے۔

طرفین تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی دو اور اقسام بھی بیان کی جاتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱) تشبیہ تسویہ: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ ایک سے زائد ہوں لیکن مشبہ بہ ایک ہی ہو' مثلاً:

"زید و حامد کالأسد" ''زید اور حامد شیر کی مانند ہیں۔''

اس مثال میں مشبہ زید اور حامد ہیں اور یہ دو ہیں' جبکہ مشبہ بہ شیر ہے اور یہ ایک ہے۔

۲) تشبیہ جمع: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ بہ متعدد ہوں لیکن مشبہ ایک ہی ہو' مثلاً:

"زید کالشمس والقمر" ''زید سوج اور چاند کی مانند ہے۔''

یعنی زید سورج کی طرح چمکتا ہوا اور چاند کی طرح خوبصورت ہے۔ اس مثال میں زید مشبہ ہے اور مشبہ بہ سورج اور چاند ہیں۔

طرفین تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی چار اور اقسام یوں بھی بیان کی جاتی ہیں:

۱) تشبیہ مفرد بمفرد: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ بھی مفرد ہو اور مشبہ بہ بھی۔

۲) تشبیہ مفرد بمرکب: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ مفرد ہو اور مشبہ بہ مرکب ہو۔

۳) تشبیہ مرکب بمفرد: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ مرکب ہو اور مشبہ بہ مفرد ہو۔

۴) تشبیہ مرکب بمرکب: وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مرکب ہوں۔

طرفین تشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی چار اور اقسام یوں بھی بیان کی جاتی ہیں:

۱) مشبہ اور مشبہ بہ دونوں حسی ہوں۔

۲) مشبہ اور مشبہ بہ دونوں عقلی ہوں۔

۳) مشبہ حسی اور مشبہ بہ عقلی ہو۔

۴) مشبہ عقلی اور مشبہ بہ حسی ہو۔

واضح رہے کہ تشبیہ اور تشابہ میں فرق ہے۔ تشبیہ اسے کہتے ہیں جس میں وجہ شبہ ''مشبہ بہ'' میں ''مشبہ'' کی نسبت زیادہ کامل درجے میں پائی جاتی ہو' جیسا کہ زید کالأسد میں ''زید'' مشبہ ہے اور 'شیر' مشبہ بہ ہے۔ وجہ شبہ ''شجاعت'' ہے جو مشبہ بہ یعنی شیر میں مشبہ یعنی زید کی نسبت قوی درجے میں پائی جاتی ہے۔ ''تشابہ'' یہ ہے کہ وجہ شبہ مشبہ اور مشبہ بہ دونوں میں برابر درجے میں موجود ہو۔

اسی طرح اگر مدح میں مشابہت ہو تو ادنیٰ کو اعلیٰ سے تشبیہ دیتے ہیں' جیسا کہ 'زید کالأسد' ہے۔ اس میں ''زید'' صفت شجاعت کے اعتبار سے ادنیٰ ہے اور ''شیر'' صفت شجاعت کے پہلو سے اعلیٰ ہے۔ اس کے برعکس اگر مذمت میں تشبیہ ہو تو اعلیٰ کو ادنیٰ سے تشبیہ دیتے ہیں' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿٣٥﴾﴾ (القلم) ''کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کی مانند کر دیں گے''۔ اس آیت مبارکہ میں ''مسلمان'' مشبہ ہیں جو کہ حقیقت میں اعلیٰ ہیں اور ''مجرمین'' مشبہ بہ ہیں جو حقیقت میں ادنیٰ ہیں۔ اب اعلیٰ کو ادنیٰ سے تشبیہ دی گئی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ مدح کے پہلو سے تو مسلمانوں کا درجہ اعلیٰ ہے اور مجرمین کا ادنیٰ لیکن مذمّت کے پہلو سے مجرمین کا درجہ اعلیٰ شمار ہوتا ہے اور مسلمانوں کا ادنیٰ۔

❁❁❁